جاوید احمد غامدی

قانون عبادات

(۲)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نماز کی تاریخ

نماز کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنی خود مذہب کی ہے۔ اِس کا تصور تمام مذاہب میں رہا ہے اور اِس کے مراسم اور اوقات بھی کم و بیش متعین رہے ہیں۔ ہندووں کے بھجن، پارسیوں کے زمزمے، عیسائیوں کی دعائیں اور یہودیوں کے مزامیر، سب اِسی کی یادگاریں ہیں۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اللہ کے تمام پیغمبروں نے اِس کی تعلیم دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جس دین ابراہیمی کی تجدید کے لیے ہوئی، اُس میں بھی اِس کی حیثیت سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ام القریٰ کی وادی غیر ذی زرع میں آباد کیا تو اِس کا مقصد یہ بتایا کہ 'ربنا لیقیموا الصلوٰۃ'[۱۸] (پروردگار، تاکہ وہ نماز کا اہتمام کریں)۔ اِس موقع پر اُنھوں نے دعا فرمائی: 'رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی'[۱۹] (پروردگار، مجھے اور میری اولاد کو نماز کا اہتمام کرنے والا بنا دے)۔ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ 'کان یامر اھلہ بالصلوٰۃ'[۲۰] (وہ اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتے تھے)۔ سیدنا شعیب کو اُن کی قوم نے طعنہ دیا کہ 'اصلوٰتک تامرك ان نترك ما يعبد آباؤنا'[۲۱] (کیا تمھاری نماز تمھیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں)؟

۱۸؎ ابراہیم ۱۴: ۳۷۔

۱۹؎ ابراہیم ۱۴: ۴۰۔

۲۰؎ مریم ۱۹: ۵۵۔

سیدنا اسحٰق اور سیدنا یعقوب کی نسل کے پیغمبروں کے بارے میں قرآن کا بیان ہے: 'و اوحینا الیھم فعل الخیرات و اقام الصلوٰۃ'[22] (ہم نے اُن کو بھلائی کے کام کرنے اور نماز کا اہتمام کرنے کی وحی کی)۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تو حکم دیا گیا: 'و اقم الصلوٰۃ لذکری'[23] (میری یاد کے لیے نماز کا اہتمام رکھو)۔ زکریا علیہ السلام کی نسبت ارشاد ہوا ہے: 'وھو قائم یصلی فی المحراب'[24] (اور وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے)۔ سیدنا مسیح علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا ہے: 'و اوصانی بالصلوٰۃ'[25] (اور اللہ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے)۔ لقمان عرب کے حکیم تھے، قرآن نے بتایا ہے کہ اُنھوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی: 'یا بنی اقم الصلوٰۃ'[26] (بیٹے، نماز کا اہتمام کرو)۔ بنی اسرائیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ 'انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ'[27] (میں تمھارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز پر قائم رہو گے)۔ قرآن کی گواہی ہے کہ زمانۂ رسالت میں یہود و نصاریٰ کے صالحین نماز کا اہتمام کرتے تھے:

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ. (آل عمران ۳:۱۱۳)

''اِن اہل کتاب میں سے ایک گروہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے۔ یہ راتوں کو آیات الٰہی کی تلاوت کرتے اور اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز رہتے ہیں۔''

یہی بات اُس زمانے کے مشرکین عرب کے متعلق بھی بیان ہوئی ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ. (الماعون ۱۰۷: ۴-۵)

''اِس لیے بربادی ہے (حرم کے پروہت) اِن نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں (کی حقیقت سے) غافل ہیں۔''

جاہلی شاعر جران العود کہتا ہے:

وادرکن اعجازًا من اللیل بعد ما ... اقام الصلوۃ العابد المتحنف

---

۲۱ ھود ۱۱:۸۷۔

۲۲ الانبیاء ۲۱:۷۳۔

۲۳ طٰہٰ ۲۰:۱۴۔

۲۴ آل عمران ۳:۳۹۔

۲۵ مریم ۱۹:۳۱۔

۲۶ لقمان ۳۱:۱۷۔

۲۷ مائدہ ۵:۱۲۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

''اور ان سواریوں نے رات کے پچھلے حصے کو پالیا، جبکہ عبادت گزار حنیفی نماز سے فارغ ہو چکا تھا۔''

اعشیٰ وائل کا شعر ہے:

وسبح علی حین العشیات والضحیٰ ولا تعبد الشیطان، واللّٰہ فاعبدا

''اور صبح و شام تسبیح کرو،[28] اور شیطان کی عبادت نہ کرو، بلکہ اللہ کی عبادت کرو۔''

روایتوں میں بھی یہود و نصاریٰ اور دین ابراہیمی کے پیرووں کی نماز کا ذکر ہوا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر نے یا غالباً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو دونوں میں نماز پڑھے اور اگر ایک ہی ہو تو تہ بند باندھ لے، اُسے نماز میں یہودیوں کی طرح چادر بنا کر لپیٹے نہیں۔[29]

سیدنا صدیق کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں ہو تو یہودیوں کی طرح جھولے نہیں، بلکہ سکون کے ساتھ کھڑا ہو۔[30]

شداد بن اوس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کے برخلاف تم نماز میں جوتے اور موزے پہنے رہو۔[31]

ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں اُس وقت تک کچھ خیر باقی رہے گا، جب تک وہ یہودیوں کی طرح مغرب کی نماز میں رات کے تاریک ہو جانے اور عیسائیوں کی طرح فجر کی نماز میں تاروں کے ڈوبنے کا انتظار نہ کریں گے۔[32]

ام المومنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رکوع میں گھٹنوں کے درمیان ہاتھ جوڑ لینا یہود کا طریقہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے۔[33]

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے تین سال پہلے ہی میں نماز پڑھتا تھا۔ پوچھا گیا کہ کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے۔[34]

۲۸؎ قرینہ دلیل ہے کہ 'تسبیح' کا لفظ یہاں نماز کے لیے استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں بھی کئی مقامات پر یہ اِسی مفہوم میں آیا ہے۔

۲۹؎ ابوداؤد، رقم ۶۳۵۔

۳۰؎ کنز العمال، رقم ۲۲۵۳۵۔

۳۱؎ ابوداؤد، رقم ۶۵۲۔

۳۲؎ احمد، رقم ۱۸۵۸۸۔

۳۳؎ فتح الباری، ابن حجر ۲/ ۲۷۴۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یہود و نصاریٰ کی نماز کا ذکر بائیبل میں بھی جگہ جگہ ہوا ہے اور جس طرح قرآن نے بعض مقامات پر نماز کو اللہ کا نام لینے، قرآن پڑھنے، دعا کرنے، تسبیح کرنے اور رکوع و سجود کرنے سے تعبیر کیا ہے، اسی طرح بائیبل میں بھی نماز کو اس کے ارکان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

پیدایش میں ہے:

''اور وہاں سے کوچ کر کے (ابراہیم) اُس پہاڑ کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے اور اپنا ڈیرا ایسے لگایا کہ بیت ایل مغرب میں اور عی مشرق میں پڑا اور وہاں اُس نے خداوند کے لیے ایک قربان گاہ بنائی اور خدا کا نام لیا۔'' (۱۲:۸)

''تب ابراہیم سجدہ ریز ہو گیا اور خدا نے اُس سے ہم کلام ہو کر فرمایا۔'' (۱۷:۳)

''سو وہ مرد وہاں سے مڑے اور سدوم کی طرف چلے، پر ابراہیم خداوند کے حضور کھڑا ہی رہا۔'' (۱۸:۲۲)

''تب ابراہیم نے اپنے جوانوں سے کہا کہ تم یہیں گدھے کے پاس ٹھیرو۔ میں اور یہ لڑکا، دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں اور سجدہ کر کے پھر تمھارے پاس لوٹ آئیں گے۔'' (۲۲:۵)

''اور (اسحٰق) نے وہاں قربان گاہ بنائی اور خدا کا نام لیا۔'' (۲۶:۲۵)

خروج میں ہے:

''تب لوگوں نے اُن کا یقین کیا اور یہ سن کر کہ خداوند نے بنی اسرائیل کی خبر لی اور اُن کے دکھوں پر نظر کی، اُنھوں نے اپنے سر جھکا کر سجدہ کیا۔'' (۴:۳۱)

زبور میں ہے:

''اے خداوند، تو صبح کو میری آواز سنے گا۔ میں سویرے ہی تیرے حضور میں نماز کے بعد انتظار کروں گا۔'' (۵:۳)

''لیکن میں تیری شفقت کی کثرت سے تیرے گھر میں آؤں گا۔ میں تیرا رعب مان کر تیری مقدس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا۔'' (۵:۷)

''پر میں تو خداوند کو پکاروں گا اور خداوند مجھے بچا لے گا۔ صبح و شام اور دوپہر کو میں فریاد کروں گا اور نالہ کروں گا اور وہ میری آواز سن لے گا۔'' (۵۵:۱۶-۱۷)

''سمندر اُس کا ہے۔ اُسی نے اُس کو بنایا ہے اور اُسی کے ہاتھوں نے خشکی کو بھی تیار کیا۔ آؤ، ہم رکوع و سجود کریں اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں، کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے۔'' (۹۵:۵-۶)

''میں تیری مقدس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا اور تیری شفقت اور سچائی کی خاطر تیرے نام کا شکر کروں گا، کیونکہ تو نے اپنے کلام کو اپنے ہر نام سے زیادہ عظمت دی ہے۔'' (۱۳۸:۲)

سلاطین اول میں ہے:

۳۴؎ مسلم، رقم ۲۴۷۳۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

’’جب تیری قوم اسرائیل تیرا گناہ کرنے کے باعث اپنے دشمنوں سے شکست کھائے اور پھر تیری طرف رجوع لائے اور تیرے نام کا اقرار کر کے اور اُس گھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے اور تجھ سے مناجات کرے تو تو آسمان پر سے سن کر اپنی قوم بنی اسرائیل کا گناہ معاف کرنا اور اُن کو اُس ملک میں جو تو نے اِن کے باپ دادا کو دیا، پھر لے آنا۔‘‘ (۸: ۳۳-۳۴)

یرمیاہ میں ہے:

’’تو خداوند کے گھر کے پھاٹک پر کھڑا ہو اور وہاں اِس کلام کی منادی کر اور کہہ: اے یہوداہ کے سب لوگو جو خداوند کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے اِن پھاٹکوں سے داخل ہوتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔‘‘ (۷: ۲)

دانیال میں ہے:

’’جب دانیال کو معلوم ہوا کہ نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو وہ اپنے گھر آیا اور اپنی کوٹھڑی کا دروازہ جو بیت المقدس کی طرف تھا، کھول کر اور دن میں تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر اپنے پروردگار کے حضور میں اُسی طرح نماز پڑھتا اور تسبیح و تحمید کرتا رہا، جس طرح پہلے کرتا تھا۔‘‘ (۶: ۱۰)

’’اور میں نے خداوند خدا کی طرف رخ کیا اور نماز اور دعاؤں کے ذریعے سے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اُس کا طالب ہوا۔‘‘ (۹: ۳)

متی میں ہے:

’’اور لوگوں کو رخصت کر کے (یسوع) تنہا نماز پڑھنے کے لیے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔‘‘ (۱۴: ۲۳)

’’اُس وقت یسوع اُن کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا: یہیں بیٹھے رہنا، جب تک کہ میں وہاں جا کر نماز پڑھ لوں۔‘‘ (۲۶: ۳۶)

’’پھر ذرا آگے بڑھا اور سجدہ ریز ہوا اور نماز پڑھتے ہوئے یوں دعا کی کہ اے میرے باپ، اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔‘‘ (۲۶: ۳۹)

مرقس میں ہے:

’’اور وہ صبح سویرے اٹھ کر نکلا اور ایک ویران جگہ میں گیا اور وہ اُس جگہ نماز پڑھا کرتا تھا۔‘‘ (۱: ۳۵)

لوقا میں ہے:

’’اور اُن سے کہا: تم سوتے کیوں ہو، اٹھو اور نماز پڑھو تا کہ آزمایش میں نہ پڑو۔‘‘ (۲۲: ۴۶)

اعمال میں ہے:

’’پطرس اور یوحنا نماز کے وقت، یعنی دن کی نویں گھڑی میں[۳۵] ہیکل کو جا رہے تھے۔‘‘ (۳: ۱)

---

[۳۵] اِس سے مراد تیسرا پہر ہے، یعنی عصر کا وقت۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

”دوسرے دن جب وہ راہ میں تھے اور شہر کے نزدیک پہنچے تو پطرس ساتویں گھڑی[36] کے قریب کوٹھے پر نماز پڑھنے کو چڑھا۔“(۹:۱۰)

”اور اُس پر غور کر کے اُس یوحنا کی ماں مریم کے گھر آیا جو مرقس کہلاتا ہے۔ وہاں بہت سے آدمی جمع ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔“(۱۲:۱۲)

”اور سبت کے دن ہم شہر کے دروازے کے باہر ندی کے کنارے گئے، جہاں نماز کا معمول تھا اور بیٹھ کر اُن عورتوں سے جو اکٹھی ہوئی تھیں، کلام کرنے لگے۔“(۱۳:۱۶)

”اور آدھی رات کے قریب پولس اور سیلاس نماز پڑھ رہے اور اللہ کی تسبیح کر رہے تھے اور قیدی (اُن کی یہ تسبیح و مناجات) سن رہے تھے۔“(۲۵:۱۶)

”اُس نے یہ کہہ کر گھٹنے ٹیکے اور اُن سب کے ساتھ نماز پڑھی۔“[37](۳۶:۲۰)

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ نماز ہمیشہ سے پانچ وقت ہی ادا کی جاتی رہی ہے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ یہود کے ہاں اب تین نمازیں ہیں اور اوپر کے اقتباسات میں بھی ایک جگہ تین ہی نمازوں کا ذکر ہوا ہے، لیکن لوئی گنز برگ نے یروشلم کی تالمود پر اپنی تحقیقات میں واضح کیا ہے کہ یہود کے ہاں بھی یہ رواج بالکل اُسی طرح ہوا، جس طرح ہمارے ہاں اہل تشیع نے جمع بین الصلوٰتین کے طریقے پر ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اکٹھا کر کے پانچ نمازوں کو عملاً تین نمازوں میں تبدیل کر لیا ہے۔ اُس نے بتایا ہے کہ تالمود کے زمانے میں یہود دن میں پانچ وقت نماز کے لیے جمع ہوتے تھے: تین مرتبہ اُن نمازوں کے لیے جو اِس وقت بھی ادا کی جاتی ہیں اور دو مرتبہ 'شیما' کی تلاوت کے لیے۔ تاہم بعد میں بعض عملی دشواریوں کے پیش نظر صبح اور شام کی دو دو نمازوں کو جمع کر کے وہ صورت پیدا کر لی گئی جو اب رائج ہے۔[38]

نزول قرآن کے بعد اب سورۂ فاتحہ نماز کی دعا ہے۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے لیے اِس طرح کی دعا تمام الہامی کتابوں میں نازل کی گئی۔

تورات کی دعا یہ ہے:

”خداوند، خداوند، خداے رحیم اور مہربان، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی۔ ہزاروں پر فضل کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطاکار کا بخشنے والا، لیکن وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا، بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا اُن کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔“[39](خروج ۳۴: ۶-۷)

۳۶۔ مراد ہے دوپہر، یعنی ظہر کا وقت۔

۳۷۔ بائیبل کے یہ تمام اقتباسات اُس کے عربی ترجمے کے مطابق ہیں جو براہ راست یونانی زبان سے ہوا ہے۔

۳۸۔ 'Judaism in Islam'، ابراہام کیٹش ۱۰۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

زبور کی دعا یہ ہے:

”اے خداوند، اپنا کان جھکا اور مجھے جواب دے، کیونکہ میں مسکین اور محتاج ہوں۔ میری جان کی حفاظت کر، کیونکہ میں دین دار ہوں۔ اے میرے خدا، اپنے بندے کو جس کا توکل تجھ پر ہے، بچا لے۔ یارب، مجھ پر رحم کر، کیونکہ میں دن بھر تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔ یارب، اپنے بندے کی جان کو شاد کر دے، کیونکہ میں اپنی جان تیری طرف اٹھاتا ہوں۔ اِس لیے کہ تو یارب، نیک اور معاف کرنے کو تیار ہے اور اپنے سب دعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ہے۔

اے خداوند، میری دعا پر کان لگا اور میری منت کی آواز پر توجہ فرما۔ میں اپنی مصیبت کے دن تجھ سے دعا کروں گا، کیونکہ تو مجھے جواب دے گا۔ یارب، معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں اور تیری صنعتیں بے مثال ہیں۔ یارب، سب قومیں جن کو تو نے بنایا آ کر تیرے حضور سجدہ کریں گی اور تیرے نام کی تمجید کریں گی، کیونکہ تو بزرگ ہے اور عجیب و غریب کام کرتا ہے۔ تو ہی واحد خدا ہے۔

اے خداوند، مجھ کو اپنی راہ کی تعلیم دے۔ میں تیری راستی میں چلوں گا۔ میرے دل کو یک سوئی بخش تاکہ تیرے نام کا خوف مانوں۔ یارب، میرے خدا، میں پورے دل سے تیری تعریف کروں گا۔ میں ابد تک تیرے نام کی تمجید کروں گا، کیونکہ مجھ پر تیری بڑی شفقت ہے۔ اور تو نے میری جان کو پاتال کی تہ سے نکالا ہے۔

اے خدا، مغرور میرے خلاف اٹھے ہیں اور تندخو جماعت میری جان کے پیچھے پڑی ہے اور اُنھوں نے تجھے اپنے سامنے نہیں رکھا۔ لیکن تو یارب، رحیم و کریم خدا ہے۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت و راستی میں غنی۔ میری طرف متوجہ ہو اور مجھ پر رحم کر۔ اپنے بندے کو اپنی قوت بخش اور اپنی لونڈی کے بیٹے کو بچا لے۔ مجھے بھلائی کا کوئی نشان دکھا تاکہ مجھ سے عداوت رکھنے والے اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوں، کیونکہ تو نے اے خداوند، میری مدد کی اور مجھے تسلی دی ہے۔“

(۸٦:۱-۱۷)

انجیل کی دعا یہ ہے:

”اے ہمارے باپ، تو جو آسمان پر ہے، تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے، تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمایش میں نہ لا، بلکہ برائی سے بچا، کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔“ (متی ٦:۹-۱۳)

یہ نماز کی تاریخ ہے۔ اِس سے واضح ہے کہ قرآن نے جب لوگوں کو اِس کا حکم دیا تو یہ اُن کے لیے کوئی اجنبی چیز نہ تھی۔ وہ اِس کے آداب و شرائط اور اعمال و اذکار سے پوری طرح واقف تھے۔ چنانچہ اِس بات کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ قرآن

---

۳۹ سیدنا ابراہیم کی ذریت کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کے اُس خاص قانون کا حوالہ ہے جس کے تحت قومی حیثیت سے اُن کے جرائم کی سزا اُنھیں دنیا ہی میں دی جاتی رہی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِس کی تفصیلات بیان کرتا۔ دین ابراہیمی کی ایک روایت کی حیثیت سے یہ جس طرح ادا کی جاتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے حکم پر بعض ترامیم کے ساتھ اِسے ہی اپنے ماننے والوں کے لیے جاری فرمایا اور نسلاً بعد نسلٍ، وہ اُسی طرح اِسے ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اِس کا ماخذ اب مسلمانوں کا اجماع اور اُن کا عملی تواتر ہے۔ اِس کی تفصیلات ہم اِسی سے اخذ کر کے یہاں بیان کریں گے۔

[باقی]

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com